

9 مصوری (Painting)



کالی گھاٹ مصوری ،
مغربی بنگال ،



سب بچوں کو پینٹنگ بنانا پسند ہے۔ اس کے ذریعے انھیں اپنی ارد گرد کی دنیا کی اشکال اور رنگوں کی معلومات حاصل ہو جاتی ہے۔ مرد اور عورتیں قدیم زمانے سے ہی اپنی خصوصی کہانیاں بیان کرنے کے لیے رنگوں اور اشکال کی مصوری کے ذریعے سکون حاصل کرتے رہے۔ پینٹنگ کرنے کی انسان کی قوت محرکہ کا تعلق اپنی بات پہنچانے، اظہار کرنے اور اپنے ارد گرد کی دنیا کو قابل ادراک بنانے کی ضرورت سے ہے۔

در اصل پینٹنگ کا موضوع خود ایک پینٹنگ ہے۔ یہ مزاج کی کسی کیفیت کا اظہار، فنکار کے مشاہدے میں آنی کسی حقیقت کا اظہار، کسی فلسفیانہ تصور کی ترتیبی ترجمانی، دیوتاؤں سے رحم و کرم کی مناجات یا کسی جشن کے حصے کے طور پر محض ایک آرائشی سامان ہو سکتا ہے۔ اسے کوئی فرد واحد، ایک گروہ یا ایک فرقہ مختلف قسم کی زمینیں، رنگ، گوند اور اوزار استعمال کرتے ہوئے بنا سکتا ہے۔ ہندوستان میں کمیونٹی پینٹنگ کسی خطے یا کسی مخصوص ثقافت کی شناخت کا اظہار ہو سکتی ہے اور مشترک خصوصیت کی حامل ہو سکتی ہے۔

سانپ ہی کیوں ؟

”روایتی مصوری کے نمونوں میں بالخصوص گوندی اور میتھیلا کے فن میں آخر اتنے سارے سانپوں کی فنکارانہ اور قابل احترام نمائندگی کیوں کی گئی ہے ؟“

میتھیلا مصوری ، بہار



یہ سوال فرینکفرٹ میں فن پاروں کی ایک نمائش کے موقع پر ایک جرمن سیاح نے پوچھا تھا۔ ”چوں کہ عام طور پر ہمارے گاؤں کے کھیتوں میں بہت سانپ پائے جاتے ہیں اس لیے ہم خود کو ان کے کاٹنے سے بچانے کے لیے ان کو اس طریقے سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“ میتھیلا سے آئے فنکار نے وضاحت کی۔

”مغربی معاشرہ اشتعال پسند ہے اور وہ سانپوں پر صرف حملہ کرنے کی بابت ہی سوچ سکتا ہے لیکن ہندوستان جیسے روحانی اور عدم تشدد کے حامل معاشرے میں یہ فطرت کے ساتھ رہنے کا ایک قابل قدر طریقہ ہے۔“ جرمن سیاح نے جواباً کہا۔

وہ اتنی زیادہ متاثر ہوئیں کہ انھوں نے نمائش میں ہندوستانی اسٹال پر لگی سانپوں کی تمام تصویریں خرید لیں !

یہ مارکیٹنگ کا ایسا سبق ہے جسے سیکھنے کی ضرورت ہے۔

پینٹنگ کیا ہے؟

چھپائی پینٹنگ یا رنگائی کے عمل کے دوران سوئی کپڑوں پر رنگوں کو پکا کرنے کے لیے استعمال ہونے والی کیمکل کو مارڈینٹ کہتے ہیں۔

کسی پینٹنگ کے بنیادی طبعی عناصر درج ذیل ہیں:

- ♦ وہ سطح (base) جس پر پینٹنگ کی جاتی ہے
- ♦ رنگ جن سے پینٹنگ بنائی جاتی ہے
- ♦ سریش یا گوند
- ♦ سطح (base) پر رنگ لگانے کے لیے آلات

رنگ اور تصاویر اکثر معنوں اور تصورات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سرخ اور زرد متبرک ہیں۔ نیچے ورن کی دیوار گیر تصویریں پانچ رنگوں میں ہیں — سرخ، زرد، سبز، سیاہ، نیلی — مچھلی نموکا مظہر ہے۔ معلوم کیجیے کہ روایتی تصاویر کے رنگ لوگوں کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

سطح جس پر پینٹنگ کی جاتی ہے: ہندوستان میں قدیم زمانے سے ہی چٹانوں کے اوپری حصے اور غار، گھروں کی دیواریں، فرش، دہلیز، تاڑ کے پتے، لکڑی کے ٹکڑے، کپڑے یہاں تک کہ ہتھیلی بھی مصوری کی سطح کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔

انگریزی زبان میں پینٹنگ کے حوالے سے سطح کے لیے کئی اصطلاحیں ہیں۔ کیا آپ نے کیونس پینٹنگ، فیبرک پینٹنگ، گلاس پینٹنگ، دیواری پینٹنگ جسے 'میورل' بھی کہتے ہیں، اور یہاں تک کہ فیس پینٹنگ کے نام سنے ہیں؟ ایک مخصوص سطح ہی یہ تعین کرتی ہے کہ کون سے رنگ، گوند اور آلات کا استعمال کیا جانا ہے۔ لکڑی کی سطح چکنی ہوتی ہے اس لیے اس پر پانی پر مبنی رنگ استعمال نہیں کیے جاسکتے۔

ہندوستان کی تمام زبانوں میں ہر طرح کی مصوری کی سطح کے لیے کئی خیال انگیز نام ہیں۔ رنگ جن سے مصوری کی جاتی ہے: کسی مصوری کے لیے رنگ نامیاتی یا غیر نامیاتی ہو سکتے ہیں جس کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ انھیں کیسے حاصل کیا گیا ہے یا بنایا گیا ہے۔



تصویریں بنانے کے لیے زمین مختلف قسم کی ہو سکتی ہے جیسے کوئی دیوار (اوپر بائیں)، فرش (بالکل بائیں) اور یہاں تک کہ کسی ہاتھی کا بدن (بائیں)

نامیاتی رنگ : لافانی رنگ قدرت، پھولوں، پتوں، پتھروں اور یہاں تک کہ گائے کے گوبر یا کسی چمپنی کے اندر جمع کالک سے جمع کیے جاتے ہیں اور جو فنکار کے رنگوں کی پلیٹ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں کے لیے آج بھی استعمال ہونے والے عام رنگ یہ ہیں:

♦ نیلے رنگ کے الگ الگ رنگ بنانے کے لیے اودا رنگ بڑی محنت سے بنفشہ کے پودے سے حاصل

کیا جاتا ہے

♦ آتشیں سرخ چھال اور پتوں کے سفوف سے

♦ سوکھے 'کراکھا' پھولوں کے ساتھ پھٹکری کا سفوف اور پانی ملانے سے ہلکے بادی رنگ جیسا زرد حاصل ہوتا ہے۔ یہ صرف بنیادی رنگ ہیں جب کہ ہر خطے میں ان مشترک قدرتی رنگوں میں اپنے اپنے علاقے کے کچھ مخصوص مواد شامل کیے جاتے ہیں۔

کیمیائی رنگوں کے صنعتی طور پر تیار ہونے سے پہلے لوگ فطرت سے اخذ کیے گئے رنگوں کو اپنی زندگی میں تحرک لانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ہر خطے کے اپنے مواد اور مرکبات ہیں جنہیں لوگ جمالیاتی کیفیات کے اظہار کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ فطرت کا احترام کرنے کی جہلی خواہش اور نقصان پہنچانے بغیر اسے مستحضر کرنے کے تصور نے بھی لوگوں کو فطرت میں رنگوں کی تلاش کرنے کی تحریک دی۔ ہر جگہ روایتی ذہانت نے دستیاب قدرتی وسائل کے ساتھ لوگوں کو تجربات کرنے کا اہل بنایا۔

رنگائی: ازمنہ قدیم ہی سے کپڑوں کو رنگنے کے لیے قدرتی رنگوں کا استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ ہندوستان ہی تھا جس نے سب سے پہلے چھپائی یا سوتی کپڑے پر چھپائی کی تکنیک کو ایجاد کیا جس میں رنگوں کو پکا کرنے والے ایک مادے 'مارڈینٹ' کا استعمال کیا گیا۔ 'مارڈینٹ' کی سب سے عام قسم بڑے جوکھے کرا کا پھل سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس میں بغیر بالاتا زہ دودھ شامل کیا جاتا ہے۔ کپڑے کو رنگنے سے پہلے بھیڑ یا گائے کے گوبر ملے پانی سے صاف کیا جاتا ہے۔

غیر نامیاتی رنگ: غیر نامیاتی یا کیمیائی رنگ جیسے ایکری لیک یا ایمیشن وغیرہ صنعت کاری کے نتیجے میں وجود میں آئے ہیں۔ یہ کاروباری سطح پر فروخت ہوتے ہیں اور چوں کہ یہ باسانی دستیاب ہیں اس لیے انہیں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

فطرت کا احترام

بہار کی میتھیلا مصوری میں فنکاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ:

♦ صرف گرے ہوئے پتے اور پھول استعمال کریں

♦ کھانے پینے کے سامان کا استعمال نہ کریں

♦ کسی پڑوسی کے باغ سے کبھی کچھ نہ لیں

سریش یا گوند : کسی تصویر کو اس وقت مستقل کہا جاتا ہے جب اُسے جمانے کے لیے زمین پر گوند استعمال کیا گیا ہو۔ صدیوں سے مغربی ملکوں (یورپ) میں رنگوں کو جمانے کے لیے تیل کا استعمال کیا جاتا تھا اور تصویروں کو آئل پینٹنگ کہا جاتا تھا۔ جب پانی کا استعمال کیا جانے لگا تو اسے واٹر کالر کہا جانے لگا۔

سریش یا گوند سے رنگوں کو زمین پر پگایا جاتا ہے



درختوں سے نکالی جانے والی لاکھ کو چپکانے والی
شے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

پینٹنگ کی سطح پر رنگوں کو لگانے کے لیے آلات : مصوری کئی قسم کے آلات یا اوزار سے کی جاتی ہے جو قدرتی سامان سے بنے ہوتے ہیں جیسے:

- ♦ لمبی لمبی گھاس کے پتلے پتلے تینکے
- ♦ پرندوں کے پروں، گھری اور لمبی کے بالوں سے بنے برش
- ♦ بانس کی کھچیاں جنہیں اُس وقت تک زمین میں گاڑے رکھا جاتا ہے جب تک کہ اُس میں ریشہ نہ آجائیں

مصوّر، جھار کھنڈ





کولم: تمل ناڈو میں سفید چاول کے سفوف
سے اپنے گھروں کی ڈیوڑھیوں پر عورتوں کی
بنائی ہوئی فرش تصویریں

کنگھے، ٹوٹھ برش اور پتوں کا استعمال کرتے ہوئے بناوٹ حاصل کرنا۔ رنگوں کی ایک پھوار کا اثر کسی دھونکی
کے ذریعہ رنگین نامیاتی رقیقوں کو پھونک کر حاصل کیا جاتا ہے۔

روزانہ کے لیے ایک پینٹنگ : ہندوستان میں غیر مستقل پینٹنگ کی کئی قسمیں جیسے 'رنگولی' اور 'الینا' ہیں جو
گھر کے داخلے پر فرش پر بنائی جاتی ہیں۔ رنگین سفوف فرش پر رنگولی میں رنگ دینے کے لیے بغیر کسی گوند یا سریش
کے چھڑک دیے جاتے ہیں یہ نہ پارہ مستقل نوعیت کا نہیں ہوتا بلکہ ہر دن بنایا جاتا ہے۔ تہواروں، کسی بچے کی
پیدائش کے جشن یا کسی شادی کے لیے مخصوص ڈیزائن ہیں۔



کیا آپ جانتے ہیں...

♦ شاہی خاندان کے لوگ مصوروں کو نظموں اور کہانیوں کی وضاحت کی غرض سے کتابیں یا مخطوطات بنانے
کے لیے بلاتے تھے۔ ہاتھ کی تحریر کردہ اور ہاتھ کی بنائی تصویروں والی کتابوں کی بڑی لائبریریاں حکمرانوں
بادشاہوں نے جمع کی ہیں۔ اکثر شاہی خاندان اپنے محلوں کو سجانے کے لیے خود اپنی تصویریں بنوایا کرتے
اور اپنے روزناموں میں بھی تصویریں بنواتے جیسے کہ اکبر نامہ اور جہانگیر نامہ میں۔ مغل مخطوطات کی تصاویر
میں بالوں کی لڑیوں اور پھولوں کی تفصیل کی عمدہ تصویر کشی کے لیے فنکار کسی گلہری کی واحد دم کے بال کے
بنے برشوں کا استعمال کرتے تھے۔

♦ جے پور کے مینا تو ر فنکار، آپ کی بالکل ویسی ہی تصویر بنا سکتے ہیں جیسی مغلیہ عہد کے مینا تو روں میں نظر
آتی ہیں؟ کیا آپ خود تصویر کٹ آؤٹ، فنکاری یا کسی فنکار سے سیکھ کر ایسی تصویر بنا سکتے ہیں؟



کپڑے پر مصوری



قلم کاری بنانا: آندھرا پردیش کی قلم کاری یا درتھا پانی کسی فن پارے کی تخلیق کے لیے استعمال ہونے والے انواع و اقسام کے قدرتی سامان کی مثال ہے۔ فارسی زبان کے لفظ قلم کاری کا مطلب ہے 'قلم کا کام' اور اس سے مراد کپڑوں پر چھپائی اور تصویر سازی دونوں ہیں۔ سترھویں صدی میں ایرانی اثرات کے سبب فنکار درختوں، پھولوں، پھولوں اور آرائشی پرندوں کے مظاہر کے ساتھ تجربات کرنے لگے۔

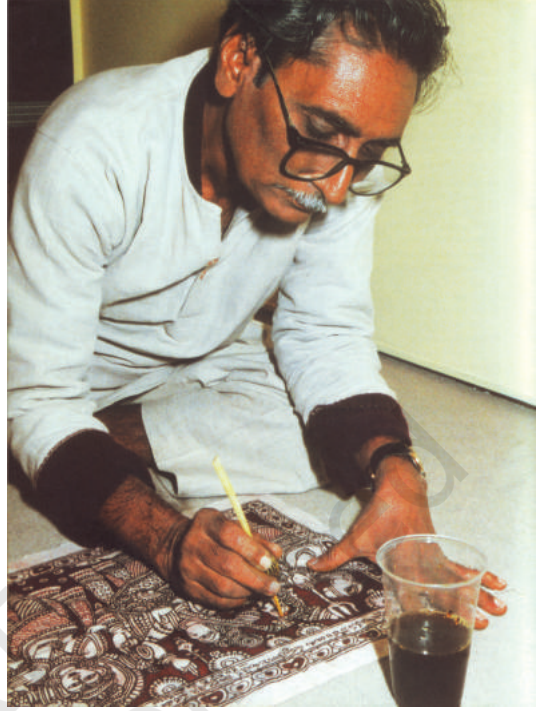
بنے قلم کے ایک سرے پر اون لپیٹا جاتا ہے اور پھر اسے قدرتی رنگوں سے رنگا جاتا ہے۔ سیاہ خاکہ کھینچنے کے لیے بنے قلم کے ایک سرے پر اون لپیٹا جاتا ہے اور پھر اسے قدرتی رنگوں سے رنگا جاتا ہے۔ سیاہ خاکہ کھینچنے کے لیے سیاہ روشنائی استعمال ہوتی ہے اور نقوش میں بھرنے کے لیے رنگ بنانے کی خاطر بھورا، لوہے کا رنگ اور پانی استعمال کیا جاتا ہے۔

تصویری کہانیاں : کپڑوں پر کہانیوں کی تصویریں بنانے کا فن آندھرا پردیش کے ایک قصبے سری کلاہتی میں ملتا ہے۔ ابتدا میں کپڑوں پر بنی بڑی بڑی تصویریں مندروں کے لیے عظیم رزمیوں رامائن اور مہا بھارت کا تصویری نعم البدل تھیں۔ سرکردہ ادیبوں کی روحانی نظموں کی وضاحت کے لیے بھی تصویریں بنائی جاتی تھیں۔





کپڑے پر مصوری کا عمل اور خطوں کی
نفاست مصوری کی فنکارانہ صلاحیت پر
منحصر تھی۔ کپڑے پر رنگوں کو پھیرنے،
بہتے ہوئے پانی میں کپڑے کو دیکھ بھال کر
دھونے، رنگوں کی چمک کو یقینی بنانے
کے لیے، اس پر متواتر پانی چھڑکنے اور
دھوپ میں اسے مناسب طور پر سکھانے
کے لیے بھی بڑی مہارت کی ضرورت تھی۔
ایک قلم کاری بنانا بڑی دیدہ ریزی
کا عمل ہے، جو اگر تجویز کردہ طریقوں
کے مطابق توجہ سے بنائی جائے تو ایسی
تصویر تیار ہوتی ہے جس کے رنگ



صدیوں تک اپنی چمک اور آب و تاب برقرار رکھتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ کپڑے پر مصوری کے عمل میں کیمیکل اشیا استعمال نہیں ہوتیں اور جب رنگائی کا
اضافی رنگ دھونے کے دوران دریا میں بہتا ہے تو یہ آلودگی کا باعث نہیں ہوتا۔ قلم کاری کا ایک فنکار ایک مرتبہ
نئی دلی میں ایک تصویر پر کام کر رہا تھا، اس نے کپڑے کو رنگنے کے لیے اپنے آبائی وطن کو ترجیح دی کیوں کہ اس کا
خیال تھا کہ دریا بے جمنہ کا پانی بہت آلودہ ہے اور اسے رنگ کی مطلوبہ عمدگی کو نکھارنے کے لیے اپنے وطن ہی
جانا ہوگا۔ اس قسم کے فن پارے کی تخلیق کے عمل میں پانی، ہوا اور دھوپ کی کوالٹی بے حد اہم ہیں۔



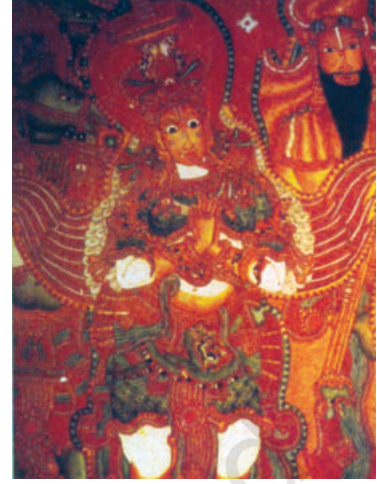
سے کا تا ہے، میری والدہ اور بہن نے اسے بنا ہے، اس میں کئی انگلیوں کی حرارت اور ان کا گداز مضمر ہے۔ کوئی شین ہلا اس
سے زیادہ گرم کوئی چیز بنا سکتی ہے؟

دیواری مصوری

دیواری مصوری کی روایت ماقبل تاریخ کے دور سے گزر کر آج ہم تک پہنچی ہے۔ جب معاشرہ جنگلات کی رہائش پذیری سے زراعت پر مبنی فرقوں میں تبدیل ہوا تو مصوری کا فن ان کی زندگی کے ایک حصے کے طور پر اور اپنے فن کے ذریعے اپنے روایتی عقائد کے اظہار کے لیے جاری رہا۔

یہ قسم زیادہ تر زرعی معاشروں کی یکساں ثقافت کا حصہ رہی۔ دیواروں پر مصوری زمین پر دیوتاؤں سے رحمتیں نازل کرانے، کھیتوں میں کام کرنے والے جانوروں کو صحت مندرکھنے، شادی کے بعد اہل خاندان کی صحت مند نسل کو آگے بڑھانے اور ایک نوعمر شدہ گھر بخشنے کی دعا کے لیے بنائی جاتی تھیں۔

مذہبی عمارتوں کی دیواروں پر پائی جانے والی تصویریں ایک وسیع تر کائنات اور برتر قوت کو سمجھنے کی انسانی جستجو کا مظہر ہیں۔



دیواری مصوری، کیرالا

ہندوستان میں دنیا بھر کے مقابلے فنون لطیفہ کی سب سے زیادہ اقسام پائی جاتی ہیں جنہیں مختلف طرز یا دبستان کہتے ہیں، اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ اس کا ثقافتی ورثہ وافر، کثیر جہتی اور پرکشش و تابندہ ہے۔

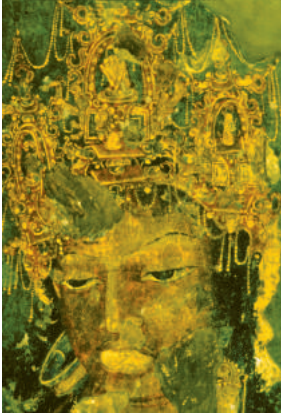
کیا یہ جدید ہے، قدیم ہے یا وقت کی قید سے آزاد؟

آسٹریلیا کا قدیم فن باشندوں کی روایتی طرز زندگی کا مظہر ہے۔ لوگ مشکل قدرتی گرد و پیش والے علاقوں میں رہتے تھے اور انھوں نے غاروں کی دیواروں یا درختوں کی چھال کو استعمال کرتے ہوئے تصویر بنانا شروع کیا۔ انھوں نے مقدس اشیاء، جانوروں، پرندوں اور روزمرہ زندگی کی تصاویر کی اپنی دنیا کو مصوری کے نمونوں کی شکل دی۔ یہ بالکل ہندوستان کے قبائلی فن کی طرح رسمی بھی ہے اور سیکولر بھی۔ ان کی بنائی کئی تصاویر بعض معنوں میں خوابوں میں محو ہونے کو پیش کرتی ہیں کیوں کہ یہ تصویریں جادوئی اور اساطیری خصوصیات کی حامل ہیں۔ کوئی تصویر تیار کرنے کے لیے بہت سے رنگین نقطوں اور خطوں کو استعمال کرنے کا انداز قابل ذکر حد تک مدھیہ پردیش کے گونڈ آدی باسیوں کے فن سے مشابہ ہے۔



آدی باسی آرٹ،
آسٹریلیا

مختلف ادوار میں دیواری مصوری



10,000 ق م سے 8000 ق م
چٹانوں کی پناہ گاہوں اور غاروں کی دیواروں پر ماقبل کی تصاویر
انسانی معاشرے کی ابتدائی زندگی اور سرگرمیوں کو پیش کرتی ہیں۔

1 سے 1000
مہاراشٹر میں اجنتا، لدراخ میں الچی مٹھ اور مدھیہ پردیش میں باغ کے
بودھ و ہاروں یا مٹھوں اور چیتیاہ یاد عانیہ ہالوں میں ایسی دیواری تصویریں
ہیں جو بدھ کی زندگی اور دیگر مذہبی کہانیوں کو پیش کرتی ہیں۔

1000 سے 1700
تمل ناڈو کے کانچی پورم میں کیلاش ناتھ مندر کی دیوار پر تصویروں کو
دیکھا جاسکتا ہے۔ حال ہی میں تمل ناڈو میں تجاور کے بری ہادیسورہ
مندر میں دیوار پر بنے مصوری کے نمونے ملے ہیں۔ جین مصوری
کے ابتدائی نمونے تمل ناڈو کے پوڈوکوٹائی میں ستنا واسل میں ملتے
ہیں۔ لیپاکشی کے ویرو بھدر مندر میں آندھرا کی طرز کی دیواری
تصویریں ملتی ہیں۔

1600 سے 1900
دیواری تصویروں سے محلوں کو بھی سجایا گیا ہے۔ ان کی عمدہ مثالیں
بُندی، جے پور اور ناگور اور پنجاب کے پٹیالہ میں قلعہ نمائل میں ملتی ہیں۔

1900 سے 2000
دیواری تصویروں کا ہمارے دیہی معاشرے خصوصاً بہار، مہاراشٹر،
راجستھان اور گجرات میں آج بھی چلن ہے۔ موجودہ فنکار جیسے
جتن داس اور ایم۔ ایف۔ حسین نے جدید عمارتوں کی اندرونی آرائش
کے لیے تصویریں بنائی ہیں۔



دیواری مصوری

دیواری مصوری یا دیوار گیر تصویر میں زمین دیوار یا غار کا پتھر ہوتی ہے۔ دیوار کے پلاسٹر پر رنگ لگایا جاتا ہے۔ پلاسٹر پر رنگ جمانے کے لیے اکثر گیلے پلاسٹر پر رنگ لگائے جاتے ہیں تو یہ باہم گھل مل جاتے ہیں۔ ہندوستان کے کئی گاؤں میں عورتیں خشک گارے کی دیوار پر گیلے چونا یا سفیدی پھیرتی ہیں۔ چونکہ قدرتی طور پر حشرات کش ہے اور یہ چیونٹیوں اور دیمک کو دیوار میں گھر بنانے سے محفوظ رکھتا ہے۔ چوں کہ اس میں کوئی سریش وغیرہ استعمال نہیں کی جاتی اس لیے یہ سفیدی پڑی بن کر اتر جاتی ہے اور اسے ہر سال، خصوصاً دسمبر اور دیوالی سے پہلے دوبارہ کرنا پڑتا ہے۔



دیواروں پر کی گئی ہر مصوری کو دیوار گیر مصوری نہیں کہتے۔ یہ اصطلاح عام طور پر مندروں، گرجا گھروں اور محلوں میں کی گئی کلاسیکی انداز کی مصوری کے لیے مخصوص ہے۔ بعض مرتبہ انھیں فریسکو پینٹنگ بھی کہا جاتا ہے۔ فریسکو پینٹنگ کی ایک مثال وہ دیوار گیر تکنیک ہے جو کیرالا کے ویناد میں ماقبل غاروں کی پینٹنگ کی تجدید ہے۔ اس کے موضوعات مذہبی اور تاریخی رزمیہ ہیں۔ رنگ اور ملبوسات تفریحی فنون مثلاً ڈراما، رقص و موسیقی وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ زرد گہرے سرخ گہرے، پتوں کا ساسبز، چراغ کی کالک اور سفید چونے کے رنگ ہلکے سے لے کر گہرے تک تہوں کی شکل میں لگائے جاتے ہیں۔ ان پینٹنگ کا جب قدرتی عناصر سے سامنا ہوتا ہے تو یہ خراب نہیں ہوتیں۔ انٹرنیٹ سے آپ کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی کہ کیرالا کے میورل (murals) کو کہاں دیکھا جاسکتا ہے۔



بچے دیواری مصوری کی روایت کا مطالعہ کرتے ہوئے، راجستھان



مارکیٹنگ صرف اشیا کی فروخت نہیں ہے

ہندوستان کے ہم عصر فن کو بین الاقوامی شناخت ملی ہے۔ شانتی نکیتن اسکول کے ابتدائی پیش روؤں اور امریتا شیر گل جیسے فنکاروں نے ہندوستانی رنگوں اور موضوعات پر توجہ کی۔ ان فنکاروں کے فن پاروں کو نیلامی اور بین الاقوامی بازار میں فروخت سے لاکھوں روپے ملے۔ اس امر پر غور کرنا بھی ضروری ہے کہ وہ فرقے جو اپنی روایتی دستکاریوں سے جڑے ہوئے ہیں، انہیں لوگ کم جانتے ہیں اور اپنے ہم عصر فنکاروں کے مقابلے ان کی آمدنی بھی بہت کم ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ کسی فنکار کے منفرد طرز کو نمایاں کرنے والی ایک تصویر، ایک ہی موضوع پر بنی ہوئی کئی تصاویر کے مقابلے زیادہ قابل قدر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ افراد، شہری فنون اپنے لیے نئے نئے موضوعات کی تلاش کرتے ہیں جب کہ کمیونٹی فن موسموں، جشن کے مواقع، تہواروں اور مشہور داستانوں سے وابستہ روایتی موضوعات کو ہی دہرانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

کمیونٹی فن میں دیواروں اور فرش پر تصویریں بنائی جاتی تھیں۔ تعمیراتی سازو سامان اور طرز زندگی میں تبدیلی کی خواہش نے گھروں میں ایسی سطحیں بنادی ہیں جن پر مصوری نہیں کی جاسکتی۔ یہاں کمیونٹی پینٹنگ کی مہارت اور چلن اور اس کے ساتھ ساتھ ایک وراثت کی معلومات اور وابستگی بھی زوال آمادہ ہے۔

تجارتی سرگرمیوں کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے اور ان کو پورا کرنے کے لیے کمیونٹی فن خود میں گوناگوں تبدیلیاں لا رہا ہے۔ ایسی دلچسپ مثالیں ملتی ہیں کہ کس طرح مختلف روایتی فنون کو نئی سطحوں پر اور سہ جہتی مصنوعات پر اپنا یا اور فروخت کیا جاسکتا ہے... مصوری جو روایتی طور پر دیواروں پر کی جاتی تھی وہ اب ڈبوں یا ٹرے یا مختلف طرح کے کپڑوں پر کی جا رہی ہے۔ روایتی لوک مصوری کو کہانیوں کی کتابوں یا اینی میشن فلمیں بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

مختلف معاشروں اور فرقوں کے ثقافتی ورثے اور فنی اصناف کی تحسین کا ایک اہم پہلو یہ جاننا ہے کہ نئے طریقوں کو اپنانے سے فنی صنف تحریف کا شکار نہیں ہونی چاہیے تاکہ اس کی اصلیت اور معنویت گم نہ ہو۔ قبولیت کی اساس دراصل ثقافت کی حسن شناسی، مخصوص ڈیزائنوں کی معنویت و اہمیت اور بنیادی طور پر اس کا احترام ہونا چاہیے۔

یہ تمام وہ پہلو ہیں جو روایتی فن پاروں کی قدر و قیمت میں اضافہ کرتے ہیں اور فنکاروں کے لیے بہتر قیمتوں کی وصولیابی میں مددگار ہوتے ہیں۔ موجودہ عہد میں معاصر اور روایتی مصوری کے مابین تجارتی قدر و قیمت میں خاصا فرق ہے۔ روایتی انداز میں کی گئی ایک مصوری کسی فرقے یا خطے کی وراثت کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسے قدر و قیمت تب حاصل ہوتی ہے جب اسے خریدنے والا شخص اس کی خصوصی ثقافتی معنویت اور خصوصیات کے بارے میں جانتا ہو۔ یہ فنکار کی کام میں محویت، محنت و دیدہ ریزی اور کام کی ستائش میں بھی معاون ہوتی ہے۔

ایسی کوششیں جو خالص اصناف اور فروخت کے نقطہ نظر سے عجلت میں تیار کی گئی چیزوں کے درمیان فرق واضح کر سکیں، یقیناً فنون کی اس قدر و قیمت میں اضافہ کریں گی جس کے وہ مستحق ہیں۔

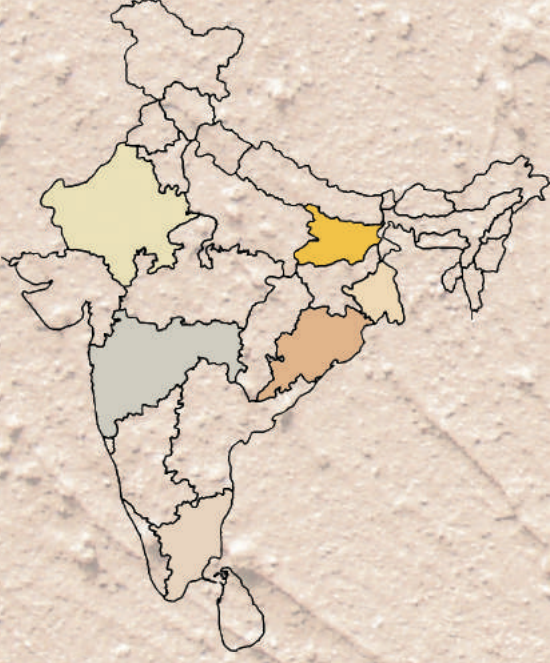
— جیا جیٹلی، فنکاروں کے حقوق کے لیے سرگرم کارکن

ایک فنکارہ، جہار کھنڈ



مصوری کے اسالیب

ہندوستان کی تقریباً ہر ریاست اور زرعی اور قبائلی فرقوں کی مصوری کا اپنا امتیازی اسلوب ہے اور بعض میں ایک سے زیادہ اسالیب نظر آتے ہیں۔



چتوڑ گڑھ، راجستھان کے فنکار دروازوں والے لکڑی کے مندر بناتے ہیں جنہیں کھولنے پر تاریخی اور مذہبی اہمیت کی تصویری کہانیاں نظر آتی ہیں۔ لکڑی کے یہ کواڑ پوجا کے لیے اور تہواروں کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

تمل ناڈو کے تجاور خطے میں مراٹھا اثرات کے تحت فروغ پانے والی تجاور مصوری فن اور دستکاری کا ایک دلچسپ امتزاج ہے۔ اہم رنگ سرخ، زرد، سیاہ اور سفید ہیں۔ اس کی امتیازی خصوصیات زیورات سے سچی شاہی یا مذہبی شخصیات ہیں جن کے گرد تعمیراتی نوعیت کی محرابیں اور دلیزیں بنی ہوتی ہیں۔ ابتدائی صورت میں یہ لکڑی پر بنی ہوتی ہیں، تاہم اس میں قیمتی پتھر جڑے ہوتے ہیں۔ بعد میں یہ تصویریں شیشے پر اتاری جاتی ہیں۔ شیشے پر بنی تصویریں



میں باہری طرف سے رنگ کیا جاتا ہے۔ خاکہ کھینچنے اور قطعی شکل دینے کا عمل پہلے کیا جاتا ہے چوں کہ فنکار شیشے کی پچھلی طرف سے تصویر بناتا ہے۔

مہاراشٹر کے تھانے ضلع کے ورلی قبائل اپنے گھروں کی دیواروں کو خود اپنی زندگی کی عکاسی کرنے والی تصویریں جیسے نوخیز پودوں کو لگانا، ہاتھوں میں اناج، رقص، بازار کی طرف جانا اور اپنی روزمرہ زندگی کی معمول کی سرگرمیوں وغیرہ سے سجاتے ہیں۔ سورج، چاند اور تاروں کے ساتھ پودے، جانور، کیڑے مکوڑے اور پرندوں کی علامتیں زندگی کی تمام اشکال میں ان کے سچپتی کے عقیدے کا اظہار کرتی ہیں۔

تقریبات اور رسوم کی دائمی کے مواقع پر ورلی گھروں کی دیواروں پر گوبر کالیپ کرتے ہیں، زرخیزی کی دیوی پالاگاتھا کی کہانیاں بیان کرنے اور اس کی عنایات حاصل کرنے کے لیے لال گیرو کے سفوف کے ساتھ چاول کالیپ استعمال کیا جاتا ہے۔





میتھیلا مصوری کو عام طور پر مدھوبنی فن کے نام سے جانا جاتا ہے، بہار میں اسی نام کا ایک مشہور ضلع بھی ہے۔ میتھیلا مصوری دنیا بھر میں مقبول ہے۔ خواتین جشن کے موقعوں پر اپنے گھروں کی اندرونی دیواروں اور دولہا دولہن کے کمروں کو سجاتی ہیں۔ موضوع کے طور پر رام کی بن باس سے واپسی اور کرشن کے گویوں کے ساتھ کھیلنے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ فنکار اکثر قدرتی مناظر کو پیش کرتے ہیں جیسے فصل کی بہتات، ناگ پوجا کی تانترک تصویریں، اگر وہ کبھی شہر گئے ہوں تو وہاں کے مناظر بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

کسی بھی روایتی فن کو معاصر موضوعات کے طور پر اپنایا جاسکتا ہے۔ حال ہی میں اقوام متحدہ نے ہندوستان میں میلنیم کے آٹھویں ترقیاتی ہدف پروگرام کے تحت ہندوستان کے لوک فن کی مصوری کی نمائش کا فیصلہ کیا جس کے لیے مدھوبنی کے فنکار سنیہ نرائن اور موتی کرن نے بچوں کو رحم مادر میں ہی قتل کر دیے جانے سے بچانے کے لیے ایک خوبصورت تصویر بنائی جس میں دکھایا گیا تھا کہ ہاتھی اور دیگر جانور اپنے چھوٹوں کا کس طرح خیال کرتے ہیں۔



اڑیسہ کے پتا پتھر میں گیت گووند کی مشہور نظموں سے اخذ کی ہوئی کہانیاں اور قدیم شعراء گلوکاروں اور ادیبوں کے لکھے ہوئے مقدس بند کا اظہار کیا جاتا ہے۔ پتہ کو پہلے مندروں میں پیش کرنے کے لیے بنایا جاتا تھا۔ تاڑ کے پتوں پر کندہ کر کے یا کاغذ اور ریشمی کپڑے پر تصویر کی شکل میں ٹکڑوں میں کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ ان تصویروں میں معدنیات، سیپ اور نامیاتی لاکھ سے بنائے گئے گہرے سرخ، گہرا سیاہ اور گہرے نیلے رنگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید ترقی نے انھیں معاصر استعمال کے لیے لکڑی کے صندوقوں، تصویروں کے فریم وغیرہ پر رنگ کرنے کے لیے بڑھا دیا ہے۔

مغربی بنگال کا جھرناپت پتھر ایک لپٹا ہوا عمودی کاغذ ہوتا ہے جو مذہبی اساطیر کی کہانیاں بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ فنکار گیت لکھتے ہیں جنہیں وہ مصوری کے ہر منظر کو آہستہ آہستہ کھولتے ہوئے گاتے ہیں۔ اسے مضبوط بنانے کے لیے لپٹے ہوئے کاغذ کی پشت پر کپڑا چپکایا جاتا ہے۔ گاؤں کے یہ داستان گواؤں گاؤں گھوم کر خبریں سنتے ہیں اور تقریباً آج کے ٹیلی ویژن ہی کی طرح اطلاعات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ 2001 میں گجرات کے زلزلے اور 2004 کے سونامی نے ان گلوکار فن کاروں کو ان قدرتی آفات کے بارے میں گیت پیش کرنے کی تحریک دی۔



ہندوستان میں دستکاری کی زندہ روایات

- 1- کسی ایک طرز کی مصوری (دیواروں پر، دیواری، کتابوں میں وضاحتی تصویریں) منتخب کیجیے اور مختلف صدیوں میں اس کے ارتقا کو بیان کیجیے۔
- 2- انٹرنیٹ پر تلاش کیجیے اور دنیا کے دوسرے حصوں میں دیوار پر بنائی جانے والی تصویروں کی دو مثالوں کی نشاندہی کیجیے۔
- 3- عالمی وراثت کے مقام اجنتا میں سیلن اور ہزاروں سیاحوں کے سانس لینے سے پیدا ہونے والی مرطوب ہوا کے سبب چٹانوں کی دیواروں سے پلاسٹر گرنے کے باعث مصوری کے نمونے ختم ہو رہے ہیں۔ ہم کپڑے، پتھر، لکڑی، کاغذ، ریشوں اور دھاتوں سے بنی دستکاری کی اشیاء کو کس طرح باقی اور محفوظ رکھ سکتے ہیں؟
- 4- مارکیٹنگ صرف اشیاء کی فروخت نہیں ہے۔ وضاحت کیجیے اور وجوہات بتائیے۔
- 5- ہندوستان میں ہمارے یہاں روایتی مصوری کی مستقل اور غیر مستقل دونوں ہی قسم کی اصناف پائی جاتی ہیں۔ کسی میوزیم یا آرٹ گیلری میں مصوری کے نمونوں کو محفوظ رکھنے اور بحال کرنے کے کیا طریقے ہیں؟ فن کی غیر مستقل اصناف کی معلومات اور مہارتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟
- 6- منڈی کی قوتوں کا مطالبہ ہے کہ دستکار عصری تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے دستکاری کو اپنائیں۔ دستکاری، مہارتوں اور دستکار برادریوں پر منڈی کی اس مانگ کے منفی اور مثبت اثرات کو بیان کرنے کے لیے مثالیں دیجیے۔
- 7- اپنے خطے میں رنگوں کو ان کے استعمال کے مطابق دیے گئے روایتی نام تلاش کیجیے اور ان رنگوں کی معاشرتی اہمیت بتائیے۔
- 8- ہمارے روایتی فنون کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لیے اگر روایتی ہندوستانی فنون کو بس اسٹاپ، اسکول کی عمارتوں اور فرنیچر پر بھی استعمال کیا جائے تو کیسا لگے گا؟ اس بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ اس طرح کی بیداری پیدا کرنے کے لیے دیگر طریقہ کار تجویز کیجیے۔